أعطیٰ و کل شيئ عندہٗ بأجل مسمّٰی!

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ میں حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ بعد فجر ذکر کی مجلس کراتے تھے، جس میں ایک دُبلا پتلا، دراز قد، خوش شکل نوجوان پابندی سے شرکت کیا کرتا تھا۔ یہ تھے حافظ طاہر صاحبؒ، جو نوجوانی ہی میں درویش صفت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ہی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ قرآن کریم کے حافظ تھے۔ ان کے والد جناب عبدالستار مرچنٹ جو انجینئر تھے اور سالہا سال سے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، وہیں کے شہری ہو چکے تھے۔ وہ اپنی تمام اولاد کو رمضان کے موقع پر حرم شریف کے قریب کرایہ کے مکان میں دن رات قرآن پاک کی تلاوت، تراویح اور نفلوں میں مشغول رکھتے تھے۔ ان کے گھر میں برصغیر کے اکابر علماء کرام تشریف لایا کرتے تھے۔ حج کے موقع پر ان کا گھر علماء کرام کی محفلوں سے معطر رہتا تھا۔ ان کے چچا جان، چچازاد بھائی، سارے ہی لوگ حفاظ، علماء، صلحاء، مشائخ اور صاحبِ نسبت ہیں۔

آپ رمضان کی راتوں میں شب بھر تراویح کے اندر قرآن کریم عرب لہجہ میں پڑھتے تھے، جسے باذوق احباب بہت شوق اور دلچسپی سے سماعت کرنے آتے تھے۔

ساری زندگی مکہ مکرمہ میں گزاری، حرمِ مکی میں نمازِ جمعہ کے بعد جنازہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!

استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبۂ حفظ و تجوید کے صدر مدرّس اور مجوّد القراءات حضرت مولانا قاری محمد رحیم بخش پانی پتیؒ کے تربیت وصحبت یافتہ، مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ ۲۶/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ مطابق ۳/جولائی ۲۰۲۴ء بروز بدھ نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال کر گئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ و لہٗ ما أعطی و کل شيء عندہٗ بأجلٍ مسمّٰی!

حضرت قاری رحیم بخشؒ علمِ تجوید وقراءت کے بے مثل امام، حدیث وفقہ کے بے نظیر ماہر، اور ولایت کے اونچے مقام پر فائز تھے، قرآن کریم آپ کی صرف زبان ہی سے نہیں، بلکہ زندگی کے ہر ہر عمل سے جھلکتا تھا۔ آپؒ ہی کی تربیت وصحبت سے حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ کا خمیر تیار ہوا، جنھوں نے اپنے استاذِ گرامی اور ذی قدر مربی کے بعد اُن کی مسند کو کم وبیش پینتالیس سال زینت بخشی۔